أَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ہفتہ وار نمبر

قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

قیمت ایک آنہ

نمبر ۱۶۶	مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۳۹ء	یوم شنبہ	۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق

اطلاع

قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۳۹ء:- آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا حسب ذیل تار حضرت مولوی شیر علی صاحب امیر مقامی کے نام موصول ہوا ہے "طبیعت اچھی نہیں جمعہ کے لئے قادیان نہیں آسکوں گا"

احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت عطا فرمائے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ جولائی۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور ناساز ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

بیگم صاحبہ جناب میاں عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت زیادہ ناساز ہے۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دوزخ کا کوئی دروازہ کھلا نہ رکھو

"جو شخص پورے طور پر اطاعت نہیں کرتا۔ وہ اس سلسلہ کو بدنام کرتا ہے۔ حکم ایک نہیں ہوتا بلکہ حکم تو بہت ہیں۔ جس طرح بہشت کے کئی دروازے ہیں۔ کوئی کسی سے داخل ہوتا ہے۔ کوئی کسی سے اسی طرح دوزخ کے کئی دروازے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ایک دروازہ تو دوزخ کا بند کرو۔ اور دوسرا کھلا رکھو" (البدر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

احناف کے مقابلہ میں احمدی علماء کا اجتہاد دلی بالعمل ہے

"ہم پر طرح طرح کے الزام لگائے جاتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ ملائکہ کے منکر ہیں۔ کبھی کچھ۔ حالانکہ ہم ملائک پر۔ خدا کی کتابوں پر۔ احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ بہشت و دوزخ۔ عذاب قبر۔ تقدیر۔ حشر اجساد سب پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔ ہم ایسے امور کی تفاصیل خدا کے حوالے کرتے ہیں۔ باقی رہا شریعت کا عملی حصہ۔ سو ہمارے نزدیک سب سے اول قرآن مجید ہے پھر احادیث صحیحہ جنکی سنت تائید کرتی ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ان دونوں میں نہ ملے۔ تو پھر میرا مذہب تو یہی ہے۔ کہ حنفی مذہب پر عمل کیا جائے۔ کیونکہ ان کی کثرت اس بات کی دلیل ہے۔ کہ خدا کی مرضی یہی ہے۔ مگر ہم کثرت کو قرآن مجید و احادیث کے مقابلہ میں ہیچ سمجھتے ہیں۔ ان کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ قیاس صحیح کے بھی خلاف ہیں ایسی حالت میں احمدی علما کا اجتہاد اولیٰ بالعمل ہے" (بدر ... [illegible])

صحابہ کرامؓ کی شاندار مالی قربانی

"بات سنکر صرف کان تک رکھنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک دل کو خبر نہ ہو۔ انسان ایک دو کاموں سے سمجھ لیتا ہے۔ کہ میں نے خدا کو راضی کر لیا۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہوتی۔ اطاعت ایک بڑا مشکل امر ہے۔ صحابہ کرام کی اطاعت اطاعت تھی۔ کہ جب ایک دفعہ مال کی ضرورت پڑی۔ تو حضرت عمرؓ اپنے مال کا نصف لے آئے۔ اور ابو بکرؓ اپنے گھر کا مال متاع فروخت کر کے جس قدر رقم ہو سکی۔ وہ لے آئے۔ پیغمبر خدا نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا۔ کہ تم گھر میں کیا چھوڑ آئے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ نصف۔ پھر ابو بکرؓ سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ اللہ اور رسول گھر چھوڑ کر آیا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ کہ جس قدر تمہارے مالوں میں فرق ہے۔ اسی قدر تمہارے اعمال میں فرق ہے" (البدر مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

طبیب میں نیکی و تقویٰ کا ہونا بھی ضروری ہے

"طبیب میں علاوہ علم کے جو اس کے پیشہ کے متعلق ہے ایک صفت نیکی اور تقویٰ کی بھی ہونی چاہیئے۔ ورنہ اس کے بغیر کچھ کام نہیں چلتا۔ ہمارے پہلے بزرگوں میں اس کا خیال تھا لکھتے ہیں کہ جب نبض پر ہاتھ رکھے۔ تو یہ کہے لا علم لنا الا ما علمتنا۔ یعنی اے خداوند بزرگ ہمیں کچھ علم نہیں ہے وہ جو تو نے سکھایا" (بدر ۱۴ اپریل ۱۹۰۷ء)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

فلسطینی عربوں کے لئے شام سے اسلحہ

بیروت سے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نامہ نگار کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ فلسطینی عربوں کو شام سے اسلحہ جنگ مہیا کرنے کی ایک اہم سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اور برطانوی پولیس نے بڑی تعداد میں چھپے ہوئے معدنی ذخائر کا پتہ لگایا ہے جو فلسطین بھیجے جاتے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ رائفلوں۔ ریوالوروں اور کارتوسوں سے بھرے ہوئے ۵ سو صندوق فلسطین روانہ کئے جا رہے تھے۔ کہ پولیس کو اس کا علم ہو گیا۔ اور اس نے چھاپہ مار کر ان پر قبضہ کر لیا۔ ان میں سامان حرب کی مقدار کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ صرف کارتوسوں کی تعداد ۱۲۵۰۰ ہے۔ اگر پولیس دو گھنٹہ تک اور اس سے بے خبر رہتی۔ تو صندوق روانہ کر دیئے جاتے۔ اس سلسلہ میں بارہ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔ فرانسیسی حکام کی تحقیقات یہ ہے۔ کہ فلسطینی عربوں نے اپنے بعض ایجنٹ مقرر کر رکھے ہیں۔ جن میں سرکاری ملازم بھی شریک ہیں۔ اور ان کی وساطت سے یہ اسلحہ ان کو مہیا کیا جاتا ہے۔ اور چونکہ شام کی پولیس بلکہ فوج میں بھی اس سازش کے شریک موجود ہیں۔ اس لئے اس وقت تک پردہ پوشی ہوتی رہی۔

یورپ میں فوری جنگ کا امکان

واشنگٹن ۔ ۱۹ جولائی کی خبر ہے۔ کہ امریکن جمہوریت کے صدر مسٹر روزویلٹ چاہتے تھے کہ کانگرس کے موجودہ سیشن میں غیر جانبداری کے متعلق قانون میں ترمیم کر لیں لیکن کانگرس کی مختلف پارٹیاں اس کے لئے آمادہ نہ ہوئیں۔ ان کے لیڈروں سے بھی صدر نے طویل ملاقاتیں کیں۔ اور انہیں اپنا ہم خیال بنانے کی بہتیری کوشش کی۔ مگر سب بے سود۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ یہ کہا۔ کہ آئندہ سیشن میں ترمیم کے سوال پر غور کیا جا سکتا ہے لیکن اس سیشن میں قطعاً نہیں۔ اس پر امریکن اخبارات میں مسٹر روزویلٹ نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ یورپ کے حالات بے حد تشویش انگیز صورت اختیار کر گئے ہیں۔ اور صاف نظر آ رہا ہے کہ اس ماہ کے اندر ہی ہٹلر یورپ میں جنگ کی آگ بھڑکا دے گا۔ اس صورت میں میری مجوزہ ترمیم لابدی اور لازمی ہو جائے گی۔ اور اس کے لئے ایک خاص اجلاس بلانا پڑے گا۔ اس لئے کیا ہی اچھا ہوتا کہ اسے ابھی بدل دیا جاتا۔ تا ارکان کو دوبارہ یہاں آنے کی زحمت نہ اٹھانی پڑتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اٹلی کے ساتھ سپین کا معاہدہ

قارئین کو علم ہے کہ اٹلی کا وزیر خارجہ کاؤنٹ کیانو سپین گیا ہوا تھا۔ جہاں وہ کئی روز تک جنرل فرینکو کے ساتھ تبادلہ خیالات کرتا رہا۔ چنانچہ ان ملاقاتوں کا یہ نتیجہ ہے کہ آج فرینکو گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ سپین لیگ آف نیشنز سے علیحدہ ہو گیا ہے۔ نیز یہ کہ اشتراکیت کے خلاف جہاد کرنے کے لئے اس نے اٹلی کے ساتھ ایک معاہدہ کر لیا ہے۔ اور وہ باقاعدہ طور پر اس محاذ میں شامل ہو چکا ہے جو جمہوریتوں کے خلاف قائم کیا جا رہا ہے۔ اعلان میں لکھا ہے کہ سپین جس شاہراہ پر گامزن ہے۔ اس کے یہ دو مرحلے ہیں۔ جو اس نے فی الحال طے کئے ہیں۔

جبل الطارق سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ہسپانیہ کے اندرونی علاقوں میں بغاوت کے آثار نمایاں طور پر نظر آ رہے ہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ بدنصیب ملک ایک دفعہ پھر خانہ جنگی کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔ جمہوریت پسند پھر جنرل فرینکو کے ساتھ قسمت آزمائی کریں گے۔ انہیں اس وقت پبلک کی تائید حاصل ہو رہی ہے۔ کیونکہ جنرل فرینکو کی طرف سے قتل وغارت کا جو بازار گرم کیا گیا ہے اس نے لوگوں کو برگشتہ خاطر کر دیا ہے۔ کئی لوگ تو ملک کو خیرباد کہہ رہے ہیں۔ اور بھاگ کر جانیں بچاتے ہیں۔ بعض سمندر کو تیر کر عبور کرنے کے بعد جبل الطارق پہنچے۔ اس لئے اب اگر اس کے خلاف بغاوت ہوئی۔ تو رائے عامہ باغیوں کے ساتھ ہوگی۔ اور اس لئے ممکن ہے۔ اسے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے۔

ٹین سین کے سلسلہ میں برطانیہ و جاپان کی گفت وشنید

ٹوکیو ۔ ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ برطانوی سفیر مسٹر کریگی نے آج پھر جاپانی وزیر اعظم مسٹر ارٹیا کے ساتھ گفت وشنید کی۔ جاپان کی طرف سے جو یہ مطالبہ کیا جا رہا تھا کہ یہ گفت وشنید عمومی رنگ میں ہونی چاہئیے۔ اور چین میں برطانیہ کی پالیسی بھی زیر بحث لائی جائے۔ اس کے متعلق آج برطانوی سفیر نے واضح الفاظ میں کہہ دیا۔ کہ ٹین سین کا قضیہ چین وجاپان کے جھگڑے سے کوئی سروکار نہیں رکھتا۔ اور کہ حکومت برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ چین میں اپنے مفاد کی پوری پوری حفاظت کرے گی۔ چینی حلقوں میں اس گفت وشنید کے انجام کا پورے شوق سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ اس کا اثر چین وجاپان کی جنگ پر بہت دور رس ہوگا چینی جرنیل سمجھتے ہیں کہ اگر انہیں برطانیہ کی طرف سے حسب سابق امداد ملتی رہے۔ تو وہ ایک طویل عرصہ تک جنگ کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر اس مرحلہ پر برطانیہ نے کوئی کمزوری دکھائی۔ تو اس کا نتیجہ چین کے حق میں مضر ہوگا۔

چین وجاپان کی جنگ

شنگھائی ۔ ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ چینی وجاپانی افواج کے درمیان خوفناک جنگ ہو رہی ہے۔ جس میں چینیوں کی کامیابی کے آثار نمایاں ہیں۔ گذشتہ ایک ہفتہ میں انہوں نے تین ہزار جاپانی سپاہی موت کے گھاٹ اتار دیئے ہیں۔ چینی افواج سوچاؤ ریلوے کے شمالی ٹرمینس پر قبضہ اور شہر کا محاصرہ کرنے کے بعد فصیل کا دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو چکی ہیں۔ اور جاپانی سوچاؤ ریلوے کے ساتھ ساتھ پسپا ہو رہے ہیں۔ چین کے وزیر جنگ جنرل چنگ کنگ نے اعلان کیا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک سے لے کر ایک ادنیٰ سے ادنیٰ چینی کے دل میں بھی یہ بات نقش ہے کہ آخرکار اس لڑائی میں کامیابی ہمیں حاصل ہوگی۔ جنگ میں انجام کار فتح اس کی ہوتی ہے۔ جو جنگ میں باقی رہے۔ جنگ کے آغاز میں چین کے پاس کل ۱۰ لاکھ سپاہ تھی۔ مگر اب ۲۵ لاکھ ہے۔ اور اس وقت ہمارے پاس ڈیڑھ کروڑ نوجوان ایسے ہیں جو معمولی سی تربیت کے بعد میدان جنگ میں لائے جا سکتے ہیں۔

ڈینزگ کی صورت حالات

نازیوں کی طرف سے اسلحہ کی مزید درآمد کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ لیکن انہوں نے شہر کی حدود سے باہر ایک پہاڑی پر ایک زبردست براڈ کاسٹنگ سٹیشن تعمیر کیا ہے جس کے سیٹ بیرونی سٹیشنوں کی کارگذاری سے متاثر نہیں ہوتے۔ ڈینزگ پولیس کے پچاس اعلیٰ افسر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جس کی وجہ پردہ اخفا میں ہے۔ لنڈن سے ۱۹ جولائی کی خبر ہے کہ آج دارالعوام میں ایک ممبر نے دریافت کیا۔ کہ ہٹلر کی فوجیں ڈینزگ میں جمع ہو رہی ہیں۔ اور پولینڈ کے لئے روز بروز خطرہ بڑھ رہا ہے۔ کیا برطانیہ اور فرانس کی حکومتیں چند فوجی دستے وہاں بھیجیں گی۔ تا جرمنی پر یہ امر واضح ہو جائے کہ یہ دونوں جمہوریتیں ڈینزگ کے سوال پر پولینڈ کے ساتھ ہیں۔ نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ ایسا نہیں کیا جا سکتا۔ اور کہ اس امر کی کوئی اطلاع نہیں۔ کہ جرمنی نے ڈینزگ میں اسلحہ کی اتنی مقدار جمع کر لی ہے کہ جس سے دوسرے ممالک کی آزادی خطرے میں پڑ جائے۔ ایک اور سوال کے جواب میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ برطانوی حکومت کو اس [illegible] کوئی اطلاع نہیں۔ کہ جرمنی نے روس کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لئے اسے ۲۵ ملین سٹرلنگ تجارتی قرضہ کے طور پر دینے منظور کئے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

نیویارک ۱۹ جولائی۔ بحرین سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ تیل کے چشموں میں ۹ روز سے آگ لگی ہوئی ہے۔ اور کسی طرح بجھنے میں نہیں آتی۔ اب تین امریکن ماہرین بذریعہ طیارہ روانہ ہوئے ہیں۔ ان کی تجویز ہے کہ تیل کے چشمہ کے نیچے ڈائنامیٹ لگا کر آگ کو اڑا دیا جائے۔

بغداد ۱۹ جولائی۔ حکومت عراق نے آبپاشی کی ایک نئی سکیم وضع کی ہے، جس پر ۹ لاکھ پونڈ صرف ہونگے، اور چار سال میں پایۂ تکمیل کو پہنچے گی۔

پیکن ۱۹ جولائی۔ چینی افواج نے پیکن کے گردونواح میں جاپانی سپاہیوں سے بھری ہوئی دو ٹرینوں کو تباہ کر دیا۔ ۵۰۰ اشخاص ہلاک و مجروح ہوئے۔

بیت المقدس ۱۹ جولائی۔ کنگ جارج میموریل جنگل میں آگ لگنے سے انناس کے ۲۰ ہزار درخت جل گئے ہیں یہ جنگل ناصرہ میں واقع ہے۔ اور یہودیوں نے چندہ جمع کر کے اسے تیار کیا تھا۔

شنگھائی ۱۹ جولائی۔ ایک جاپانی سوسائیٹی نے ہزارہا پوسٹر شائع کر کے اپنی حکومت سے التماس کی ہے کہ ٹین سین کی طرح ہانگ کانگ کی بھی ناکہ بندی کی جائے تا مشرق بعید میں نیا نظام قائم کرنے میں سہولت ہو سکے۔

برلن ۱۹ جولائی۔ باخبر حلقوں میں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ جنگ کے آغاز کے ساتھ ہی جرمنی سب سے پہلے ہالینڈ پر حملہ کرے گا۔ تا برطانیہ پر حملہ کے لئے اسے بطور مرکز استعمال کیا جا سکے۔

برلن ۱۹ جولائی۔ حفظان صحت کی کمیٹی کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ زیادہ کھانا نہ صرف اپنی صحت کے لئے مضر ہے۔ بلکہ ملی مفاد کے مقابلہ میں ایک قسم کی بغاوت اور غداری بھی ہے

لنڈن ۱۹ جولائی۔ ٹائمز کے نامہ نگار مقیم ٹوکیو نے لکھا ہے کہ ٹین سین کی جاپانی افواج کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ یا تو برطانیہ کو ہماری شرائط تسلیم کرنی پڑیں گی۔ ورنہ اسے تیس کروڑ پونڈ کے اس سرمایہ سے ہاتھ دھونا پڑیگا۔

جو اس نے مشرق میں لگا رکھا ہے۔

شملہ ۱۹ جولائی۔ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے لئے مشکلات کے سوال کو حل کرنے کے لئے حکومت ہند اور گاندھی جی کے مابین ایک ماہ سے خط و کتابت ہو رہی ہے۔ اور غالباً اسی سلسلہ میں گاندھی جی خود یہاں آئیں۔

حیدر آباد دکن ۱۹ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ ریاست میں پرائمری تعلیم کو ترقی دینے کے لئے ایک پانچ سالہ سکیم مرتب کی گئی ہے۔ جس پر ۲½ لاکھ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ ایک ہزار آبادی کے ہر گاؤں میں سکول کے لئے نئی عمارت تعمیر کی جائے گی۔ سکول ماسٹروں کی تنخواہیں بڑھا دی جائینگی

شملہ ۱۹ جولائی۔ جاپان اور ہندوستان کے مابین تجارتی معاہدہ کی جو گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس کے سلسلہ میں ہندوستان کے غیر سرکاری مشیروں کی یہ رائے ہے۔ کہ جاپان ہر سال روئی کی پندرہ لاکھ گانٹھیں خریدے۔ اور جاپانی کپڑا ابھی ہندوستان میں زیادہ مقدار میں درآمد کیا جائے۔ اور انتظام کیا جائے۔ کہ برما کے رستہ جاپانی کپڑا درآمد نہ ہو سکے۔

بوڈاپسٹ ۱۹ جولائی۔ ہنگری اور رومانیہ کے تعلقات میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ ہنگری کا سرکاری اخبار اسے وعدہ شکن ملک قرار دیتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ رومانیہ میں اقلیت پر بڑے مظالم توڑے جاتے ہیں۔

لنڈن ۱۹ جولائی۔ آج کیپٹن جارج آسٹن نے ۱۱۴۶۲ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے موٹر کار چلا کر گذشتہ تمام ریکارڈ مات کر دئیے۔

پشاور ۱۹ جولائی۔ وادی خرم کے ملکوں نے گورنر سرحد سے وعدہ کیا ہے کہ آئندہ شیعہ سنی جھگڑے یہاں بند کر دئے جائیں گے۔ اور لکھنؤ میں بھی

کوئی جتھہ نہیں بھیجا جائے گا۔

میرٹھ ۱۹ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ایک ماہ کے لئے شہر اور چھاؤنی کی حدود میں جلسہ و جلوس کی ممانعت کر دی ہے۔

پشاور ۱۹ جولائی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعظم کے فرزند عبید اللہ خان نے جو پراونشل کانگرس کمیٹی کے جائنٹ سیکرٹری تھے۔ فارورڈ بلاک میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

جبل پور ۱۹ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت سی پی نے نواحی علاقہ میں زمین حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس پر اسلحہ سازی کا کارخانہ تعمیر کیا جائے گا۔ رقبہ ۱۲۳۲ ایکڑ ہوگا اور تعمیر پر لاکھوں روپے خرچ کئے جائیں گے۔ یہ جگہ ہندوستان کا مرکزی علاقہ سمجھی جاتی ہے۔ اور ہوائی حملوں سے نسبتاً محفوظ ہے۔ یہ کارخانہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔

احمد آباد ۱۹ جولائی مقامی کمرشل کالج کے حکام نے کالج کمپاؤنڈ میں مسٹر بوس کو تقریر کرنے کی ممانعت کر دی تھی۔ اس لئے آج طلباء نے ہڑتال کر دی۔ جو صرف ایک دن کے لئے ہے

ہانگ کانگ ۱۹ جولائی۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے یہاں جبری بھرتی کا قانون نافذ کیا گیا ہے۔ سلطنت برطانیہ میں یہ پہلی جگہ ہے جہاں یہ قانون نافذ ہوا ہے اس خدمت سے مستثنیٰ قرار دیئے جانے کے لئے جو درخواستیں پیش کی جائینگی ان کی سماعت ایک

ٹریبونل کرے گا۔

شملہ ۱۹ جولائی۔ انڈین سٹیٹس پروٹیکشن ایکٹ کی دفعہ ۴ دو ماہ کے لئے یہاں نافذ کر دی گئی ہے۔ جس سے شملہ کی میونسپل حدود میں پانچ سے زیادہ اشخاص جمع نہیں ہو سکتے۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ لوگوں کو ریاست دھامی میں داخلہ سے روکا جائے۔ اور بیرونی لوگ وہاں جا کر شورش نہ کر سکیں۔

ایبٹ آباد ۱۹ جولائی۔ گاندھی جی نے ریاست کشمیر کی دعوت پر وہاں سرکاری مہمان کی حیثیت سے رہنا منظور کر لیا ہے اور اس کے متعلق وزیر اعظم کو بذریعہ تار اطلاع دیدی ہے۔

وارسا ۱۹ جولائی۔ پولش گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ اگر جرمنی نے ڈینزگ کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ تو اس کا یہ فعل موجودہ سیاسی جوڈیشل صورت حالات کی ناقابل معافی خلاف ورزی سمجھی جائیگی۔ اور اس کا مناسب جواب فوراً دیا جائیگا بعید کی خبر ہے۔ کہ ہٹلر کو ڈینزگ کا پریذیڈنٹ منتخب کیا جانے والا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ کیل مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے جھریوں و بدنما داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے۔ قدرتی پیداوار اور خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنے کا بہترین تحفہ ہے۔

قیمت پندرہ آنے

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی

سول ایجنسی برائے قادیان:۔

میسرز۔ سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

خواجہ صاحب عرس بمقام اجمیر ۱۹۳۹ء

خواجہ صاحب عرس بمقام اجمیر کے سلسلہ میں ۱۲ - اگست سے ۲۲ - اگست ۱۹۳۹ء تک تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ بشرح ۱½ کرایہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نیز بی - بی اینڈ سی - آئی ریلویز پر مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے اجمیر تک اور واپس - براستہ دہلی جاری کئے جائیں گے - یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے ۳۱ اگست ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہوسکیں گے - پشاور چھاونی - پشاور شہر - نوشہرہ مردان جہلیاں - کوہاٹ چھاونی - کیمل پور - راولپنڈی - جہلم - لاہور - امرتسر - جالندھر شہر - لدھیانہ - ملتان شہر - ملتان چھاونی - بہاولپور - خریدے ہوئے ٹکٹ اگر استعمال نہ کئے جائیں - تو ان کا کرایہ واپس نہیں کیا جائے گا - کرایہ جات وغیرہ کی تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہیں -

چیف کمرشل منیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۵ / جولائی ۱۹۳۹ء سے لوکل بکنگ کے لئے اور یکم اگست ۱۹۳۹ء سے تھرو بکنگ کے لئے ہریانہ آؤٹ ایجنسی براستہ ہوشیارپور ریلوے سٹیشن جسے میسرز سکھ چین لال اینڈ کو لاہور چلائیں گے - مندرجہ ذیل اندرونی اور بیرونی ٹریفک کیلئے کھولی گئی ہے (۱) مسافروں اور ان کے سامان کے لئے (۲) پارسلوں کے لئے (۳) سامان کیلئے وہ مسافر جن کے پاس ہریانہ آؤٹ ایجنسی تک اور اس سے ریل اور ٹرک کے مشترکہ ٹکٹ ہوں گے - انہیں ہریانہ آؤٹ ایجنسی اور ہوشیارپور ریلوے سٹیشن کے درمیان بشرح دو آنہ فی بالغ مسافر اور ایک آنہ فی بچہ جس کی عمر تین سال سے زائد اور بارہ سال سے کم ہو - لایا اور لے جایا جائے گا - مزید تفصیلات سٹیشن ماسٹروں یا این - ڈبلیو - آر - آؤٹ ایجنٹس ہریانہ سے دریافت کی جاسکتی ہیں چیف کمرشل منیجر لاہور

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۷½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھہرتی ہے - باقی سول سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ - ڈلہوزی - کانگڑہ - دھرمسالہ وغیرہ کو چلتی ہیں گدیاں سپرنگدار - لاریاں بالکل نئی مسافر کے لئے آرام دہ ہیں - وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے - شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے - قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں -

منیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

ذیابیطس اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں - ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا - اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں - ضرورت مند منگا کر استعمال کریں - دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھیے -

ڈاکٹر ایم - ایچ - احمدی معرفت الفضل قادیان

احمدی احباب کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ذریعہ (جن کے بچے قادیان کی کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں) **قرآن مجید مترجم مع مکمل تفسیری نوٹ بطرز تفسیر القرآن** جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے - اور منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے - منگوالیں اس طرح آپ کو محصول ڈاک کی بچت رہے گی - ہدیہ مجلد قرآن مجید مترجم ٹھپہ سنہری دو روپے زرد یا سرخ کاغذ دو روپے چار آنہ - سفید کاغذ اول قسم مجلد سنہری مراکو جلد تین روپیہ - اول قسم کاغذ سفید جلد چمڑہ تین روپے آٹھ آنہ **سلسلہ کتب اسلام** کی پانچ کتابیں جو کہ منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہیں اور جن کو علماء کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بیحد پسند فرمایا ہے - مکمل سٹ اصلی قیمت ۱۲/ رعایتی ۸/ سنہری ٹھپہ مجلد ۱۰/ ان کے علاوہ قادیان کی جملہ مدارس کی کتب و خلاصہ جات **محمد عنایت اللہ تاجر کتب قادیان** سے منگوائیں

ضرورت

C.R.E کے دفتر میں کیمیکل انجینئرز اور الیکٹریکل انجینئرز کی چند اسامیاں خالی ہوئی ہیں - C. & T. Guilds اور England Return کو ترجیح دی جائے گی - خواہشمند احباب درخواستیں ایک دو دن میں دفتر مذکور میں بھجوا دیں - دفتر کا ہیڈ کوارٹر راولپنڈی ہے -

ناظر امور خارجہ

مطالبات تحریک جدید کے متعلق

نوجوانانِ جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان ۲۰ جولائی۔ آج آٹھ بجے صبح حضرت سید محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں مجلس تادیب الفتیان نے مسجد اقصےٰ میں تحریک جدید کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا۔ جس کی مختصر روئداد درج ذیل ہے۔

مولوی خلیل احمد صاحب ناصر نے "سادہ زندگی" کے مطالبہ کی مختلف شقوں کو بیان کر کے بتایا کہ اس مطالبہ پر عمل کرنے سے منجملہ دیگر فوائد کے ہم مغربی اور ایشیائی تمدن کے بُرے اثرات سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ نیز روحانی ترقیات اس کے ذریعہ حاصل ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ جو شخص سادہ غذا کھائیگا وہ عبادت گزاری کے لئے اپنے واسطے آسانی پیدا کرے گا۔ پھر اس مطالبہ پر عمل کر کے ہم آنے والی جنگ کے بداثرات سے نسبتاً محفوظ رہ سکتے ہیں۔

مولوی ظہور حسین صاحب نے "وقف زندگی" کی تحریک کرتے ہوئے بتایا کہ مومن کی زندگی کا صحیح مصرف یہ ہے کہ وہ خدمت اسلام میں مصروف ہو خصوصاً جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا یہ اہم فرض ہے۔ اور نوجوانوں کو اس کی ادائیگی کی طرف خصوصیت سے متوجہ ہونا چاہیئے۔

جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے "تبلیغ بیرون ہند" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر احمدی نوجوان کو پانچ چیزیں اپنے سامنے رکھنی چاہئیں۔ اسلام کا زندہ خدا۔ زندہ رسول زندہ کتاب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اگر ہمارے نوجوان ان پانچوں کو لے کر نکل کھڑے ہوں۔ تو کامیابی ان کے پاؤں چومے گی۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ تو پیدا ہی تبلیغ کے لئے کی گئی ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو ابھی سے کسی نہ کسی ملک میں تبلیغ کے لئے نکل جانے کا عزم کر لینا چاہئیے۔

ملک محمد عبداللہ صاحب نے "امانت جائداد" کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہا۔ اس مطالبہ کی اہمیت اسی امر سے ظاہر ہے۔ کہ حضور نے اس کی نسبت فرمایا ہے۔ کہ یہ الہامی تحریک ہے۔

شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر نے مطالبہ ریزرو فنڈ پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اس وقت اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل فنڈ کی ضرورت ہے۔ عام چندے ہنگامی تبلیغی ضروریات پر صرف ہوتے ہیں۔ چونکہ اشاعت کا کام دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھی تعلق رکھتا ہے اس لئے ان سے بھی چندہ وصول کیا جائے۔ اب جبکہ موسمی تعطیلات پر طلباء باہر جارہے ہیں وہ اگر ان دو مہینوں میں یہ کام سرانجام دیں۔ تو اس طرح بہت سا روپیہ اشاعت اسلام کے لئے جمع ہوسکتا ہے۔

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے وقف رخصت موسمی کے موضوع پر تقریر کی۔ اور کہا کہ آجکل جبکہ مادی جماعتیں بلکہ سلطنتیں اپنے استحکام کے لئے پروپیگنڈا ایک ضروری چیز سمجھتی۔ اور اس سے کام لیتی ہیں۔ ہم جو ایک مذہبی جماعت ہیں ہمارے لئے جس قدر اپنے اوقات خدمت سلسلہ کے لئے وقف کرنے کی ضرورت ہے وہ ظاہر و باہر ہے۔ پس ضروری ہے کہ جماعت کے احباب اپنی رخصتیں اس فریضہ کے لئے وقف کریں۔ اور جتنا جتنا کوئی وقت دے سکتا ہے دے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے بیکار باہر نکل جائیں کے مطالبہ پر تقریر کی اور بتایا کہ قرآن نے بچوں اور نوجوانوں دونوں کو ہجرت فی سبیل اللہ کا حکم دیا ہے۔ بچوں کے مہاجر فی سبیل اللہ ہونے سے مراد یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بچپن کے اوقات کو مفید رنگ میں صرف کریں۔ اور بڑوں کے لئے یہ ہے کہ اگر وہ عالم بن چکے ہیں مگر وہ قوم کے لئے مفید کام نہیں کر سکتے تو دوسری جگہ چلے جائیں۔ ان کے لئے خدا کا وعدہ ہے کہ وہ ان کے لئے کشائش اور خوشحالی کے سامان پیدا کر دے گا۔

مولوی خلیل احمد صاحب ناصر نے مطالبہ "ہاتھ سے مشقت کا کام کرنا" پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ حضور کے دوسرے مطالبات اس وقت تک پورے نہیں ہوسکتے جب تک کہ ہم اس مطالبہ پر عمل پیرا نہ ہوں۔ جہاں جماعت کے احباب سادہ زندگی اختیار کریں۔ وہاں اپنے ہاتھ سے مشقت کا کام بھی کریں اس وقت دنیا میں غربت اور امارت کا جو سوال پیدا ہے۔ اگر ہر شخص اپنے ہاتھ سے محنت کا کام کرے تو یہ سوال دور ہوسکتا ہے۔

چودھری محمد شریف صاحب باجوہ مجاہد تحریک جدید نے مخالفین کے لٹریچر کے جواب کی تحریک کرتے ہوئے کہا اللہ تعالےٰ نے ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب ومن الذین اشرکوا اذیً کثیراً میں پہلے سے پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ایک زمانہ میں مخالفت انتہائی درندگی اختیار کریگی مگر یہ بھی قرآن نے حکم دیا ہے۔ کہ ایسے وقت تم خاموش نہ رہنا بلکہ دشمن کے حملوں کا احسن طریق سے مقابلہ کرنا۔ پس ضروری ہے کہ ہم موجودہ زمانہ میں جبکہ ہمارا دشمن گندہ لٹریچر شائع کر رہا ہے۔ اس کا احسن طریق سے مقابلہ کریں۔

آخر میں جناب خان صاحب فرزند علی صاحب نے تحریک جدید کے آخری مطالبہ "دعا" کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے پیشتر دنیا دعا کی حقیقت سے قطعاً غافل تھی۔ خدا نے آپ کے ذریعہ جہاں اسلام کی اور مختلف تعلیموں کو زندہ کیا۔ وہاں دعا کی حقیقت بھی ظاہر فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ انبیاءؑ کی کامیابی کا راز دعا میں ہی مضمر تھا۔ تمام کام جو ہم کرتے ہیں انکے نتیجہ میں کامیابی یقینی نہیں ہوتی جب تک خدا کا فضل نہ ہو۔ مگر خدا کے فضل کو جذب کرنے والی صرف ایک ہی چیز ہے اور وہ دعا ہے۔ اس لئے یہ ایک ایسا مطالبہ ہے جس میں جماعت کا ہر فرد جو اور کسی مطالبہ میں بھی حصہ نہ لے سکتا ہو شریک ہوسکتا ہے ؛

۱۱½ بجے جلسہ دعا پر ختم ہوا ؛

"آسمانی آواز سنو"

اس عنوان سے مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر مدرس مدرسہ احمدیہ نے ایک اشتہار شائع کیا ہے۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عبارات نہایت احسن طریق پر درج کی گئی ہیں۔ اور حضور علیہ السلام کی صداقت اللہ تعالےٰ سے معلوم کرنیکا ایک عمدہ طریق بھی اس میں بیان کیا گیا ہے۔ اشتہار نہایت ہی موثر ہے۔ مولوی صاحب کا ارادہ ہے کہ تین لاکھ کی تعداد میں خلافت جوبلی کے موقعہ تک یہ اشتہار ہندوستان کے کونے کونے تک پہونچا دیا جائے۔ اور کوئی سعید الفطرت گھرانہ ایسا نہ ہو جس میں یہ الٰہی حجت کا پیغام پہونچ جائے۔ انہوں نے اسکی اشاعت ایک لاکھ مستورات اور دو لاکھ مردوں کے ذمہ ڈالی ہے۔

میرے نزدیک اس اشتہار کی اشاعت اس سے بھی زیادہ ہونی چاہیئے۔ میں تمام احباب جماعت سے پرزور طریق پر تحریک کرتا ہوں کہ اس اشتہار کو منگوا کر کثرت سے شائع کریں۔ اس اشتہار کا مضمون بطور نمونہ انشاء اللہ تعالےٰ اخبار الفضل کی اگلی اشاعت میں دیدیا جائے گا۔ احباب خود اندازہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

والئے دکن کی ذات کے خلاف آریوں کی اشتعال انگیز بدگوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلے دنوں حکومت پنجاب نے یہ بیان کیا۔ کہ آریوں نے مملکت حیدرآباد کے خلاف چونکہ ایسے رنگ میں جدوجہد جاری کر رکھی ہے۔ جس سے فرقہ وارانہ فسادات کے رونما ہونے کا خطرہ ہے تو آریوں نے بڑا شور مچایا۔ حتےٰ کہ حکومت کو مخاطب کر کے آریہ پرادیشک پرتی ندھی سبھا لاہور کے اسسٹنٹ منتری نے لکھا کہ:-

"آج تک کسی بھی آریہ ستیہ آگرہی نے کوئی ایسا فعل نہیں کیا۔ جس سے آریہ سماج کو شرمندہ ہونا پڑے۔"

(ملاپ ۴- جولائی)

اسی سلسلہ میں اخبار "پرتاپ" (۹- جولائی) نے لکھا:-

"جب سے آریہ سماج نے ریاست حیدرآباد میں ستیہ گرہ کی تحریک شروع کی ہے۔ ایک واقعہ بھی ایسا نہیں ہوا جس میں حضور نظام۔ مسلمانوں۔ اور اسلام کے خلاف ایک لفظ بھی کہا گیا ہو۔"

اس ادعا کو مختلف مواقع پر پیش کیا گیا۔ اور ابھی تک پیش کیا جا رہا ہے جیسا کہ ذیل کے چند حوالجات سے ظاہر ہے:-

۱۔ "آریہ سماج حیدرآباد میں ستیہ آگرہ کر رہا ہے ضرور۔ لیکن اس کی تحریک نہ تو حضور نظام کے خلاف ہے نہ مسلمانوں کے خلاف۔ اور نہ ریاست حیدرآباد کو نقصان پہنچانے کے لئے ہے۔" (ملاپ ۹- جولائی)

۲۔ "آریہ سماج بارہا اعلان کر چکا ہے کہ اس کا ستیہ آگرہ نہ نظام سرکار کے خلاف ہے۔ نہ حضور نظام کی ذات کے خلاف۔ اور نہ مسلمانوں کے خلاف۔ آریہ سماج کا مطالبہ محض یہ ہے۔ کہ حیدرآباد کے اندر اس پر جو پابندیاں عائد ہیں۔ وہ دُور کر دی جائیں۔"

(ملاپ ۷- جولائی)

۳۔ "ستیہ آگرہ کی ابتدا سے لیکر اب تک آریہ سماج کھلے الفاظ میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ اعلان کرتا چلا آیا ہے۔ کہ ہمارا ستیہ آگرہ نہ مسلمانوں کے خلاف ہے۔ اور نہ ہی اس کا نظام صاحب کی ذات کے ساتھ تعلق ہے۔ بلکہ ہم تو ان احکام کے خلاف ستیہ آگرہ کر رہے ہیں۔ جن کے ہوتے ہوئے ریاست حیدرآباد میں ہندوؤں کی عموماً۔ اور آریہ سماجیوں کی خصوصاً زندگی دشوار ہو گئی ہے۔"

(ملاپ ۱۱- جولائی ۱۹۳۹ء)

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وُہ آریہ جن کی گھٹی میں بدگوئی اور درشت کلامی پڑی ہوئی ہے۔ نہ صرف زبانی بلکہ تحریری طور پر حضور نظام دکن کی ذات کے متعلق نہایت بیہودہ۔ اور دل آزار الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ جس کے ثبوت میں ایک آریہ سماج کے ٹریکٹ نمبر ۲ کے چند اقتباسات بطور نمونہ پیش کئے جاتے ہیں:-

اس ٹریکٹ کے شائع کرنے والے نے اپنا تعارف ان الفاظ میں کرایا ہے کہ "مہیندر سین ادھری پریذیڈنٹ حیدرآباد ستیہ آگرہ سمتی دینانگر" اور لکھا ہے:-

"بر موقعہ روانگی تیسرا ستیہ آگرہی جتھہ کی بھینٹ"

گویا اس ٹریکٹ کا شائع کرنے والا کوئی غیر ذمہ وار آریہ نہیں۔ بلکہ پریذیڈنٹ حیدرآباد ستیہ آگرہ سمتی دینانگر ہے اور یہ ٹریکٹ تیسرے جتھہ کو روانہ کرتے وقت اس کی نذر کیا گیا۔ جس میں جتھہ کو یہ تعلیم دی گئی کہ "اٹھو۔ کمر ہمت کسو۔ منزل مقصود تمہارے سامنے ہے۔ اگر تمہارا مقابلہ ایک بڑی ریاست کے والی کے ساتھ ہے۔ جس کے پاس بے شمار روپیہ ہے۔ کیا ہوا اگر راون کی مانند اس کے پاس لاتعداد ساز و سامان ہیں۔ مگر اس اُدھم راون کی بدھ میں تمہاری وجے یقینی ہے۔"

ان الفاظ میں نہ صرف آریوں کا مقابلہ ریاست کے والی یعنی حضور نظام کے ساتھ قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ نہایت ہی دیدہ دلیری سے ان کو "راون" ٹھہرایا گیا ہے۔ اور اس طرح والئے دکن کی ذات کے خلاف سخت نفرت پھیلانے۔ اور ان کی بے حد تحقیر کرنے کی جُرأت کی گئی ہے۔ کون نہیں جانتا۔ کہ ہندوؤں میں راون کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اور اس کی بے حد تذلیل کی جاتی ہے۔ حتےٰ کہ اس کے بُت بنا کر ان سے بہت بُرا سلوک کیا جاتا ہے۔ پس جس شخصیت کو ہندوؤں میں بدترین سمجھا جاتا ہے اور صدیاں گزر جانے پر بھی اس کے خلاف بغض و عناد اور نفرت و حقارت کا سلوک کیا جاتا ہے۔ اس سے والئی حیدرآباد کو مشابہ قرار دینا اور پھر یہ بھی کہتے جانا۔ کہ آریوں نے آجتک حضور نظام کی ذات کے خلاف ایک لفظ تک نہیں کہا حد درجہ کی دیدہ دلیری نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

پھر اور سنئے۔ لکھا ہے "میرے ویر سپاہیو! اٹھو اور حیدرآباد کی جانب رُخ کرو۔ ایک امڈے ہوئے سیلاب عظیم کی مانند حیدرآباد ریاست کی طرف بڑھو۔ تا کہ ایک زمانہ دیکھے اور دنگ رہ جائے اور اس اورنگ زیب ثانی نظام دکن کو معلوم ہو جائے۔ کہ تمہاری رگوں میں بھی چھترپتی شیواجی مہاراج کا خون موجزن ہے۔"

شہنشاہ اورنگ زیب کے خلاف سراسر غلط اور بے بنیاد قصے کہانیوں کی بنا پر عام ہندوؤں کے دلوں میں جس قدر منافرت پائی جاتی ہے اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ مختصر یہ کہ ہندو اورنگ زیب کو نہایت متعصب۔ ظالم اور بے رحم قرار دیتے ہیں۔ اور جب ان کی طرف سے یہ کہا جائے۔ کہ نظام دکن اورنگ زیب ثانی ہیں۔ تو اس کا صاف مفہوم یہی ہے کہ وہ والئے دکن کو بھی اسی قسم کے عیوب سے ملوث قرار دیتے۔ اور ان کے خلاف نفرت و حقارت پھیلانا چاہتے ہیں۔ نثر پر ہی اکتفا نہ کرتے ہوئے نظم میں بھی والئے دکن کی ذات کے خلاف نہایت دلآزار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں چنانچہ لکھا ہے:-

میں ہیں کہ حیدرآباد چلو۔ ہمت اور جوہر دکھانے کو
گمراہ کو راہ پہ لانا ہے۔ آجائے عقل نادانی کو
وُہ سب سے بڑی راجدھانی ہے۔ وُہ نواب بڑا ابھیمانی ہے
مٹ جانے کی یہ نشانی ہے۔ کُل ہٹیا پاپ کمانے کو
جب دن اُلٹے آجاتے ہیں۔ نہ باپ سے وہ شرماتے ہیں
نہ خوف خدا کا کھاتے ہیں۔ دوزخ کی آگ میں جانے کو
وُہ حیدرآباد دکھاتی ہے۔ یا نو فرعون وہ ثانی ہے

قطع نظر اس سے کہ شاعری کی کس قدر مٹی پلید کی گئی ہے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے حکمران کے متعلق جسے ہندوستان کے کروڑوں مسلمان نہایت واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔ کیسے دلآزار اور اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور کس بیباکی سے اس کی ذات کے خلاف بدزبانی کی گئی۔ اور نفرت پھیلائی گئی ہے:-

یہ آریوں کے ایک چھوٹے سے ٹریکٹ کے چند اقتباسات ہیں۔ جن سے بآسانی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ والئے دکن کی ذات پر آریہ کیسے ناپاک حملے کر رہے ہیں اور باوجود اس کے ان کا دعوےٰ ہے کہ حضور نظام کے خلاف آجتک انہوں نے کوئی ایک لفظ ایسا شائع نہیں کیا جسے معیوب قرار دیا جا سکے۔ اور نہ ان کی ذات پر انہوں نے کوئی حملہ کیا ہے:-

تعجب ہے۔ کہ حکومت پنجاب کی توجہ آریوں کے اس قسم کے گندے۔ دل آزار اور فتنہ انگیز لٹریچر کی طرف ابھی تک منعطف نہیں ہوئی۔

احمدی اخلاق حسنہ، فرض شناسی اور ہمدردی مخلوق کا اعلیٰ نمونہ بنیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب کو معلوم ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے معزز اور مخلص ممبر آنریبل نواب محمد الدین صاحب ریونیو ممبر ریاست جودھپور کے صاحبزادہ چودھری محمد سعید صاحب گذشتہ دنوں سخت بیمار ہو گئے تھے۔ جناب نواب صاحب نے ان کی صحت یابی پر احباب جماعت کراچی کو چائے کی دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر ایک نہایت پاکیزہ تقریر فرمائی جو احباب کے فائدہ کے لئے درج ذیل کی جاتی ہے۔ اس تقریر کی ترسیل کے لئے ہم پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ کراچی کے ممنون ہیں:- (ایڈیٹر)

مومنانہ ہمدردی کا شکریہ

دوستوں نے جو یہاں تشریف لانے کی تکلیف فرمائی ہے۔ اس کے لئے میں نہایت ممنون ہوں۔ عزیز محمد سعید کی بیماری کے ایام میں جماعت کراچی نے جو ہمدردی فرمائی ہے۔ اور ان کی صحت کے لئے رب العالمین کی درگاہ میں دعائیں کیں اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ اور ان کو اور ان کی اولاد کو دین و دنیا میں شاد رکھے۔ اور کامیابی عطا فرمائے۔ انما المومنون اخوۃ مومن یقیناً بھائی بھائی ہیں۔ اس کی نظیر اس زمانہ میں جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اور ان کی وہی صورت ہے کہ ؎

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

ایک کے غم و تکلیف سے دوسرا ہمدردی اور بے قراری محسوس کرتا ہے۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک معجزہ ہے۔ کہ آپ کی تعلیم و تربیت کے ماتحت ایک ایسی جماعت اس پر آشوب زمانہ میں تیار ہو گئی ہے۔ جو باہمی ہمدردی اور شفقت کا ایک نمونہ ہے۔ اور اپنے تو اپنے بیگانوں کے لئے بھی وہی امن اور خوبیاں چاہتی ہے۔ جو اپنی ذات کے لئے۔ مومن پر ابتلاء اور تکالیف بھی آتی ہیں۔ مگر یہ باتیں بھی لاباس طہور انشاء اللہ ثابت ہوتی ہیں اگر انسان صبر کرے۔ اور اس کی رضا پر شاکر رہے:-

رسول کریمؐ کا اسوہ حسنہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبیوں کے سردار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے دونوں زمانوں ضعف و قدرت اور ناداری و ثروت میں تمام جہان کو دکھلا دیا۔ کہ حضور کی ذات کیسی اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی جامع تھی۔ اور کوئی انسانی خلق اخلاق فاضلہ میں سے ایسا نہیں جس کے ظاہر ہونے کے لئے آپکو خداوند تعالیٰ نے موقعہ نہ دیا ہو۔ شجاعت، سخاوت، صبر و استقلال، عفو، حلم وغیرہ تمام اخلاق فاضلہ ایسے طور پر آپ سے ظاہر ہوئے کہ ان کی نظیر کا دنیا میں تلاش کرنا عبث ہے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ یعنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ذات میں تمہارے لئے نیک نمونہ پیروی کے واسطے موجود ہے:-

بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اس زمانہ میں جبکہ مسلمان اخلاق محمدی کو بھول گئے تھے۔ اور اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں طرح طرح کی خرابیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ اور قرآن کا علم اٹھ چکا تھا اور وہ زمانہ آ چکا تھا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پکارا یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا تو خداوند کریم نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک خادم کو نذیر بنا کر بھیجا جو قرآنی علم کو ثریا سے واپس لایا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کیا۔ اور اس نے پکار کر کہا ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار
کاں برگزیدہ راز و صدق مظہرم

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

مسلمان جو دین فطرت کو چھوڑ کر رسم و رواج کے پیچھے چل رہے تھے پکارنے والے نے ان کو دین فطرت کی طرف پکارا۔ اور محمد رسول اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے اور قرآنی تعلیم کی طرف متوجہ کیا۔ دنیا نے اس کی شدید مخالفت کی۔ لیکن اس شدید مخالفت کے باوجود جماعت کا قدم خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ترقی کی طرف ہے۔ اور دنیا کے مختلف حصول میں تبلیغ جاری ہے:-

ہر احمدی کو کیا کرنا چاہئیے

ہماری جماعت کے ہر فرد کو چاہئیے کہ وہ اسوہ حسنہ سے اپنے آپکو واقف کرے۔ اور اپنے اعمال و اخلاق میں اس کے مطابق عمل کرے۔ ہم میں سے ہر ایک کو چاہئیے۔ کہ اپنے آپکو ٹٹولے اور اپنی پڑتال کرے۔ اور دیکھے کہ آیا ہم اسوہ حسنہ پر چل رہے ہیں۔ اور جو خامیاں ہوں ان کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ ہر احمدی خیال رکھے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ اس کی کسی کمزوری کی وجہ سے جماعت کی بدنامی ہو۔ چار سال گزرے میں جلسہ سالانہ پر قادیان میں تھا۔ وہاں میرے ایک چچازاد بھائی جو غیر احمدی ہیں، اور احمدیت سے بہت عناد رکھتے ہیں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے باتوں میں میرے ایک دوسرے چچازاد بھائی کے لئے جو مخلص احمدی ہیں یہ ریمارک کیا کہ یہ جس دن سے احمدی ہوئے ہیں تنزل کی طرف جا رہے ہیں۔ یعنی دنیوی رنگ میں احمدی ہونے کے بعد وہ تنگدست اور مقروض ہو گئے ہیں اور روز بروز حالت خراب ہو رہی ہے۔ اس پر میں نے اپنے اس احمدی چچازاد بھائی کو توجہ دلائی۔ اور سمجھایا۔ کہ تم اپنا مقدمہ خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں پیش کرو۔ کوشش کرو کہ قرضہ بیباق ہو جائے۔ اور یہ طعنہ جو مل رہا ہے۔ کہ احمدیت کی وجہ سے تنگ حالی اور تکلیف ہم کو نہ ملے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اللھم انی اعوذ بک من جھد البلاء و درک الشقاء و سوء القضاء و شماتۃ الاعداء۔ ان کے انتظام میں کچھ نقص تھے۔ میں نے ان کا بجٹ بنایا۔ اور آئندہ اس پر چلنے کی ہدایت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کا قرضہ بے باق ہو چکا ہے۔ تینوں لڑکے ملازمت میں لگ گئے ہیں۔ اور طعنہ دینے والے کے مقابلہ میں اب وہ زیادہ امن اور آسائش میں ہیں:-

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ومن الیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا۔ تہجد میں بڑی برکت ہے۔ اور مومن کی طرف سے مقام محمود تک پہونچنے کی آرزو اور اس کے لئے کوشش ہونی چاہئیے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صبح جاگتے تو فوراً یہ دعا پڑھتے اللھم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا و من ضیق یوم الآخرۃ اور کئی اور دعائیں۔ پھر آپ نماز کے لئے وضو شروع کرتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم اجعلنی من التوابین و اجعلنی من المتطھرین اور آپ یہ دعا بھی پڑھتے۔ اللھم اجعل ذنبی مغفوراً و سعی مشکوراً و تجارتی لن تبور۔ مومن جو صبح سویرے جاگتا ہے اور اس دعا اور صبح کی نماز کے بعد کام شروع کرتا ہے وہ یقیناً اپنی جائز کوششوں اور تجارت میں کامیاب ہوگا اسوقت مسلمانوں پر ایک نحوست یہ بھی طاری ہے۔ کہ صبح سوتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض نوجوان ۷، ۸ بجے دن تک خراٹے لے رہے ہوتے ہیں۔ اور ان کے لئے سورج نکلنے سے پہلے جاگنا ایک مصیبت ہوتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رزق کی تقسیم بہت سویرے شروع ہو جاتی ہے

اور جو لوگ اور جو قومیں سویرے نہیں جاگتیں۔ ان پر رزق تنگ ہو جاتا ہے۔ انگریزی میں کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ بڑے آدمیوں نے جو بلند مقام دنیا میں حاصل کئے۔ وہ ایک ہی چھلانگ میں ان تک جا پہنچے تھے۔ وہ لوگ جب ان کے ساتھی سو رہے ہوتے۔ رات کی تاریکی میں اوپر چڑھنے میں لگے رہتے۔ صبح کو ایک گھنٹہ ضائع کر دو۔ تو تم تمام دن اس کے پیچھے مارے مارے پھرو گے۔ یہ سب باتیں عملی طور پر ہم آج دیکھ رہے ہیں۔ اور ثابت ہو رہا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بالکل صحیح ہے۔

مومن کو اپنے کام میں اول رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے

مومن میں یہ غیرت ہونی چاہیئے کہ جس لائن میں وہ ہو۔ اس میں سب سے اول اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ مثلاً ایک شخص ملازم ہے۔ دوسرا تجارت میں ہے۔ تیسرا صنعت میں غرض جس کام میں وہ لگا ہوا ہو۔ اس میں ایسی محنت اور احتیاط سے کام کرے کہ سب سے آگے ہو۔ اور قابلیت حسن اخلاق۔ اور شرافت کا نمونہ سمجھا جائے ورنہ چونکہ ہماری ہر کمزوری پر دوسروں کی نظر ہوتی ہے۔ خفیف سی کمزوری بھی شماتتِ اعداء کا باعث بن جاتی ہے۔ اور ہماری وجہ سے جماعت پر خواہ مخواہ حرف آتا ہے۔ با اخلاق اور اپنے فن میں کامیاب مومن گویا اپنے اخلاق سے تبلیغ کر رہا ہوتا ہے اور لوگ جب دیکھتے ہیں۔ کہ احمدیت کا پھل ایسا اچھا ہے۔ تو قدرتاً ان کی طبیعت میں احمدیت کی طرف رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

راستی کی تیغ تھی جو تھی مسلمانوں کے پاس
خنجر آہن نہ تھا وہ خنجر اخلاق تھا۔

مسلمان جب سے اخلاق کھو بیٹھے۔ کاہلی اور عیاشی میں پڑ گئے۔ نہ صرف یہ کہ ترقی رک گئی۔ بلکہ تنزل و نکبت و ادبار کے گڑھے میں جا گرے۔

یہ دنیا تو چند روزہ ہے۔ مگر یہ مزرعۃ الاخرۃ ہے۔ یعنی آخرت کے لئے کھیتی ہے۔ جیسے ہمارے اعمال و اخلاق یہاں ہوں گے۔ ایسا ہی ہم کو یہاں بھی اور آخرت میں بھی بدلا ملے گا۔

گندم از گندم بر آید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

ہمارا دستور العمل

ہمارا دستور العمل یہ ہونا چاہیئے۔ کہ تمام شعبوں میں اسوۂ حسنہ پر عمل کریں۔ بنی نوع انسان کی خدمت کو اپنا نصب العین بنائیں۔ راست بازی محنت۔ دیانتداری۔ ہمدردی مخلوق اپنا شعار بنائیں۔ اپنے وقت کا صحیح استعمال کریں۔ سستی۔ کاہلی اور فضول گوئیوں میں وقت ضائع کرنے سے بچیں۔ حقوق العباد کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ غرور اور تکبر سے بچیں انگریزی کا مقولہ ہے۔ کہ غرور۔ اور تکبر اخلاق حسنہ کو داغدار کر دیتا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لئے کام کریں۔ اور اس کی مخلوق کو راحت پہونچائیں۔

فضل خدا

خداوند کریم کا احسان اور فضل ہے کہ اس نے ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق دی اور پھر اس زمانہ میں ہمیں ایسا اولوالعزم تمام دنیا کا ہمدرد سب کے لئے خداوند تعالےٰ کی درگاہ میں دعائیں کرنے والا خلیفہ (ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) عطا کیا۔ ہم سب کا ان کو فکر ہے۔ اور درد ہے دنیا کے کناروں تک انہوں نے تبلیغ اسلام کو پہونچانے میں کمال کر دکھایا ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ وہ جس لائن میں ہو۔ اعمال صالح۔ اخلاق حسنہ فرض شناسی اور ہمدردی مخلوق میں ایک اعلےٰ نمونہ دکھائے۔ ایسا نمونہ جو بجائے خود عملی تبلیغ ہو۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اسوۂ حسنہ پر چلنے کی توفیق بخشے اور استقلال

تحریک جدید کے جلسوں کی تاریخ ۱۵ اگست ہے

ہر شخص کوشش کرے کہ اس کا وعدہ ۱۵ اگست تک پورا ہو جائے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرما چکے ہیں۔ کہ:۔

"میں نے تحریک جدید کے متعلق گزشتہ سال بھی ایک جلسہ مقرر کیا تھا۔ اور اس سال پھر میں ایک جلسہ کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے ۱۵ اگست ۱۹۳۹ء کی تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے پہلی دفعہ بیان کیا تھا۔ ایسے جلسوں کو کامیاب بنانے کے لئے پہلے مختلف محلوں میں اور مختلف مقامات پر چھوٹے چھوٹے جلسے کرنے ضروری ہیں اور ایسے کم سے کم تین جلسے ہونے چاہئیں۔ ایک عورتوں کا۔ ایک نوجوانوں کا۔ اور ایک بڑی عمر کے آدمیوں کا۔ اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ تینوں جلسے اس طرح ہوں۔ کہ ایک طبقہ کو دوسرے طبقہ کے جلسہ میں شریک ہونے کی اجازت نہ ہو۔ بڑے جلسہ میں دوسرے لوگ بھی شامل ہوں۔ مثلاً نوجوانوں کے جلسہ میں یا بڑوں کے جلسہ میں علماء کی جو تقریریں ہوں۔ اگر پس پردہ عورتیں بھی ان کو سن سکیں تو یہ نامناسب نہیں بلکہ پسندیدہ ہے لیکن چونکہ ہر طبقہ کے لئے اس کے حالات کو دیکھتے ہوئے بعض مخصوص خیالات کا سننا یا سنوانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ جلسوں کی تجویز میں نے کی ہے۔ اور ان جلسوں کے آخر میں ۱۵ اگست کو ایک بڑا جلسہ ہو جس میں سب مرد عورتیں جوان۔ بچے۔ بوڑھے شریک ہوں۔ بلکہ شہر کے علاوہ علاقہ کے احمدی بھی شامل ہوں۔ اور اس تحریک سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ میں یہ بھی اعلان کر دینا چاہتا ہوں کہ جیسا کہ بہت سے دوستوں کے وعدے تھے۔ کہ وہ جون یا جولائی تک اپنے وعدے پورے کر دیں گے۔ اس کے لئے سب جماعتیں تحریک کریں۔ کہ سب وعدے ۱۵ اگست تک ادا ہو جائیں۔ تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں۔ آخر جو رقم دینی ہے وہ دینی ہی ہے۔ اور جو وقت پر یا وقت سے پہلے ادا کرے۔ وہ زیادہ ثواب کا مستحق ہو جاتا ہے"۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں قادیان کے محلوں میں جلسوں کا کام شروع ہو گیا ہے۔ اور ساتھ ہی تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کو ۱۵ اگست تک سو فیصدی پورا کرنے کی تحریک بڑے زور سے کی جا رہی ہے۔ جس پر بعض احباب اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کر رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے اپنا وعدہ ایک سو ایک روپیہ کا سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ ماسٹر غلام حیدر صاحب نے اکیس۔ اور بھائی شیر محمد صاحب نے دس کا وعدہ سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔ اسی طرح کئی دوستوں نے مجھ سے کہا۔ کہ ہم اس فکر میں ہیں کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں سال پنجم کا وعدہ ۱۵ اگست تک پورا کر دیں۔

مکرمی سید غلام حسین صاحب پنشنر بھوپال نے سال چہارم کا اکسٹھ کا مزید اضافہ اور سال پنجم کی ۱۱۶/- کی رقم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ پڑھتے ہی ارسال فرما دی ہے۔ سید محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر نے بھی خطبہ پڑھتے ہی ۶۰ کا وعدہ پورا کر دیا ہے ماسٹر خیر الدین صاحب امراوتی نے ۱۶۵ کی رقم بابت سال پنجم ارسال کر دی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ہر وعدہ کرنے والے کو جس نے ابھی تک اپنا وعدہ سال پنجم سو فیصدی پورا نہیں کیا۔ چاہیئے کہ حضور کے ارشاد کی تعمیل کیلئے اپنا وعدہ ۱۵ اگست تک سو فیصدی پورا کر دے۔ اور جلسوں کا انتظام بھی پوری طرح سے کیا جائے۔ تا پہلے ادا کرنے کی وجہ سے جہاں احباب اللہ تعالےٰ سے حضور زیادہ ثواب کے مستحق ہوں۔ وہاں وہ حضور کی دعاء اور خوشنودی کے بھی مستحق ہوں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

مہاراجہ رنجیت سنگھ اور اذان

ازجناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور

اذان کے متعلق مہاراجہ کا فیصلہ

ملک کی بدقسمتی کی وجہ سے سکھوں اور مسلمانوں میں آئے روز اذان کا جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ اور یہ جھگڑا بعض اوقات ایسی نازک صورت اختیار کر لیتا ہے کہ سکھوں اور مسلمانوں میں جدال و قتال تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اور مقدمات پر ہر دو اقوام کے ہزاروں روپے خرچ ہو جاتے ہیں۔ اور پھر یہ آزردگی و کشیدگی جو اپنے خطرناک عواقب چھوڑ جاتی ہے۔ وہ کسی توضیح کے محتاج نہیں۔ یہ جھگڑا ایک دفعہ مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے دربار میں بھی پیش ہوا تھا۔ مہاراجہ موصوف جنہیں گرنتھ صاحب سے گہری عقیدت تھی۔ اور جو گرنتھ صاحب کے اس قول سے بخوبی آگاہ تھے کہ ؎

جس کے مُکھ ہوں بُڑائے کہ جہیں کہہ نک سے رام
تنکے پگ کی پاہنی میرے تن کو چام

یعنی جس شخص کی زبان سے خواب میں بھی خداوند تعالٰے کا نام نکلے۔ میں اس پر سو سو طرح سے قربان۔ اگر میرے چمڑے سے ایسے شخص کی پاؤں کی جوتی بن سکے تو میری یہ عین خوش قسمتی ہوگی۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ شری گورو گرنتھ صاحب اور پھر گورو صاحبان کے دلوں میں خدا کی پوجا اور مہما کے لئے کس قدر غیر معمولی عقیدت تھی۔ اور اس عقیدت سے مہاراجہ رنجیت سنگھ بخوبی واقف تھے۔ اور جو شخص بھی خدا کی بھگتی کی اس بہترین تعلیم سے واقف ہو وُہ بھلا خواب میں بھی اذان میں روکاوٹ ڈال سکتا ہے۔ اذان ہے کیا لوگوں کے لئے بلاوا کہ آؤ خدا کے گھر میں اور خدا کی عبادت اور پوجا کرو۔ کون پرماتما کا بھگت پرماتما کی بھگتی کے رستہ میں روک پیدا کر سکتا ہے۔ ۲۵ جون ۱۹۳۹ء کو سردار سندر سنگھ صاحب مجیٹھہ نے مہاراجہ صاحب موصوف کی صد سالہ برسی کی تقریب پر خالصہ کالج امرتسر میں ایک لیکچر دیا جس کے اثناء میں انہوں نے کہا کہ

"ان (مہاراجہ رنجیت سنگھ) کی سلطنت میں کوئی بھی غیر سکھ یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے مذہب یا مذہبی حقوق میں کوئی دخل دیا گیا ہو۔ بلکہ ہر ایک مذہب کے پیرو کو ان کے عہد میں پوری پوری آزادی تھی۔ ان کی رواداری اور وسعت قلبی کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ چند سکھوں نے مہاراجہ صاحب کے حضور یہ شکائت کی۔ کہ علی الصبح مسلمانوں کی اذان کی وجہ سے ہماری پرارتھنا میں خلل پڑتا ہے مہاراجہ صاحب نے سکھوں کو جواب دیا۔ کہ بانگ (اذان) مسلمان صرف خدا کی بھگتی کے لئے لوگوں کو بطور بلاوا یا صدا کے دیتے ہیں۔ اگر تم لوگ مسلمانوں کے گھر گھر پھر کر انہیں نماز کے لئے مسجد میں جمع کر دیا کرو۔ تو انہیں اذان سے منع کیا جا سکتا ہے اس پر وُہ سکھ تسلی بخش جواب سنکر اور لاجواب ہو کر واپس آ گئے۔"

(خالصہ سماچار ۲۹ جون ۱۹۳۹ء)

آریہ اخبار ملاپ کا افسوسناک طرز عمل

سردار سندر سنگھ صاحب کا یہ لیکچر ماہ جون کے ملاپ کے رنجیت سنگھ نمبر کے صفحہ ۱۰ پر بھی شائع ہوا ہے مگر "ملاپ" کے ایڈیٹر مہاشہ نے اذان کے متعلق شری مہاراجہ صاحب کے اس لاجواب جواب کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اس سے آریہ صاحبان کی ذہنیت کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ وہ اذان کے متعلق مہاراجہ صاحب کے اس معقول اور لاجواب طرز عمل سے اپنے ناظرین کو آگاہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ حالانکہ اس وقت ملک کو اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ اس ملک میں رہنے والے مختلف فرقے ایک دوسرے کے لئے روادار بنیں۔ اور پھر مذہبی معاملات میں تو یہ نہائت ضروری ہے اگر آریہ پریس سکھ دیہات میں اذان پر روک تھام کے لئے کوئی معقول رویہ اختیار کر سکتا تو یقیناً اس وقت تک اس کا کوئی تسلی بخش حل ہو چکا ہوتا۔ اگر اور کوئی بات اس کے لئے آریہ صاحبان کو محرک نہیں کر سکتی۔ تو کم از کم انہیں شری مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب کے طرز عمل سے ہی کوئی سبق حاصل کرنا چاہئیے تھا۔ جس کی شان میں انہوں نے خاص نمبر نکالے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ مہاراجہ صاحب کا سلوک مسلمانوں سے کیسا تھا۔ اور پھر مسلمانوں کا سلوک مہاراجہ صاحب موصوف سے کیسا تھا۔ اس کے لئے چند ایک تاریخی واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔

مہاراجہ صاحب اور مسلمانوں کے تعلقات

جب مہاراجہ صاحب موصوف نے لاہور پر قبضہ کیا۔ تو اس میں لاہور کے چودھری بدرالدین اور میاں عاشق محمد صاحب کا بہت کچھ ہاتھ اور دخل تھا ملاحظہ ہو پرتاپ لاہور کا رنجیت سنگھ نمبر ۲۶ جون صفحہ ۱۵

اب غور کرو کہ بدرالدین اور عاشق محمد مسلمان ہیں اور مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب سکھ۔ مگر جب ان مسلمانوں نے دیکھا کہ مہاراجہ صاحب منصف مزاج ہیں تو انہوں نے مہاراجہ کی مدد کے لئے کوئی دریغ نہ کیا اور مہاراجہ صاحب کے طرز عمل سے خوش ہو کر شاہ زمان نے لکھ بھیجا کہ آپ لاہور پر قبضہ کر سکتے ہیں۔ اور آپ سے کسی قسم کا تعرض نہیں کیا جائے گا۔ (شیر پنجاب ۹ جولائی) اور خود مہاراجہ صاحب بھی مسلمانوں کی دیانت اور امانت کو بخوبی سمجھتے۔ اور جانتے تھے مہاراجہ صاحب کے فارن منسٹر (وزیر خارجہ) فقیر سید عزیز الدین تھے وزیر خارجہ کا عہدہ ایک بہت اہم چیز ہے۔ یہ سلطنت کے رازوں کی چابی ہے۔ ایسے اہم عہدہ پر ایک مسلمان کو فائز کرنا۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ مہاراجہ صاحب کا مسلمانوں پر کس قدر بھروسہ تھا۔ چنانچہ ۲۹ مئی ۱۸۳۸ء کو انگریزوں کا جو وفد مسٹر میگناٹن کی سرکردگی میں بمقام دینانگر راجہ صاحب موصوف کے پاس آیا۔ اس نے اپنے روزنامچہ میں لکھا ہے۔ کہ

"اس وفد کے پاس مہاراجہ صاحب کے پیغام عموماً فقیر عزیز الدین صاحب لے کر جایا کرتے تھے۔ اور مہاراجہ صاحب فقیر عزیز الدین کو بہت پسند کرتے تھے۔"

فقیر عزیز الدین صاحب کی سفارش پر ہی ۲۰ جون ۱۸۳۹ء کو مہاراجہ رنجیت سنگھ صاحب نے ولی عہد مہاراجہ کھڑک سنگھ کو گدی پر بٹھلایا۔ اور راجہ دھیان سنگھ کو ان کا وزیر مقرر کیا۔ جب مذکورہ بالا وفد بمقام دینانگر مہاراجہ صاحب کے دربار میں حاضر ہوا تو دربار میں سرداران قندہار و کابل بھی اپنے ملکی لباس زیب تن کئے موجود تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انار کلی لاہور دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہائت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (مینیجر)

جس کا اہل وفد پر بہت اچھا اثر پڑا۔ اور انہوں نے اپنے روزنامچہ میں لکھا کہ:۔

"مشرق یا یورپ میں بہت کم ایسے دربار ہوں گے جو ایسے خوبصورت درباریوں اور سرداروں کا اجتماع دکھلا سکیں" وفد کی یہ اعلیٰ رائے کس نے قائم کی۔ کابل اور قندھار کے مسلم سرداروں کی دربار میں موجودگی نے۔ کیونکہ اس سے وفد اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ مہاراجہ صاحب کی حکومت تعصب سے بالاتر ہے اور وہ سب کے ساتھ مساوی سلوک کرتے ہیں۔ اور یہی ایک خوبی ہے جو کسی والئے ملک کو کامیاب اور خائز المرام بنا سکتی ہے۔

مہاراجہ صاحب کی بے تعصبی

مہاراجہ صاحب موصوف کی بے تعصبی کا ایک اور شاندار واقعہ یہاں درج کر دینا خالی از فائدہ نہ رہیگا۔

"ایک دفعہ مہاراجہ صاحب سیر کو تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ قلعہ کے سامنے ایک شخص کو چھکڑے پر ایک بڑی سی چیز لاد کر لے جاتے دیکھا۔ جو اس نے کپڑوں سے ڈھاپ رکھی تھی۔ مہاراجہ نے اردل کے ایک سوار کو اصلیت دریافت کرنے کے لئے بھیجا۔ سوار نے آکر عرض کی کہ ایک مولوی قرآن شریف نواب صاحب ٹونک کی طرف لے جا رہا ہے۔ مہاراجہ صاحب نے حکم دیا۔ کہ مولوی کو قلعہ کے باہر ان کی سیر سے واپسی تک ٹھہرایا جائے۔ سیر سے واپس آکر مہاراج نے اس مولوی کو حضور میں طلب کیا۔ اور حکم دیا کہ جب وہ قرآن شریف لائے۔ تو اسے کمخواب اور ایک بیش قیمت ریشمی کپڑا کے نئے گدیلوں پر رکھ کر لایا جائے۔ جب قرآن شریف لایا گیا۔ تو مہاراجہ صاحب خود دروازہ پر پیشوائی کے لئے گئے۔ اور فقیر سید نورالدین صاحب کو ارشاد کیا۔ کہ وہ اپنی چادر پلنگ پر بچھا دے۔ اور اس پر نہایت عزت و تکریم سے قرآن مجید کو رکھوایا گیا۔ اور مولوی سے جو قرآن مجید کا کاتب بھی تھا نواب صاحب ٹونک کے پاس لے جانے کی وجہ دریافت کی۔ مولوی صاحب کے چپ رہنے پر خود ہی بول اٹھے۔ کہ مولوی جی شاید آپ نے یہ سمجھا ہوگا۔ کہ پنجاب کا مہاراجہ چونکہ سکھ ہے۔ اس لئے وہ قرآن مجید کی کیا قدر کرے گا۔ مگر آپ کا یہ خیال غلط ہے۔ ہمارے دل میں قرآن مجید کی بھی اسی طرح قدر ہے۔ جس طرح شری گورو گرنتھ صاحب کی۔

پھر مہاراج نے مولوی صاحب سے اس کا وطن دریافت کیا۔ اور پوچھا۔ کہ یہ قرآن شریف کتنے عرصہ میں لکھا گیا۔ اس نے عرض کیا۔ کہ وہ ٹمبڑیال کا رہنے والا ہے۔ اور اس قرآن مجید کے لکھنے پر اس نے تقریباً تمام عمر خرچ کر دی۔ مہاراج نے کلام مجید کے ہدیہ میں اسے گیارہ ہزار روپے نقد اور موضع ٹمبڑیال کی جاگیر کی سند عطا فرما کر عزت و احترام سے رخصت کیا۔ وہ قرآن مجید فقیر سید نورالدین صاحب کو عنایت فرما کر اس پر پھول چڑھانے کے لئے گیارہ سو روپیہ سالانہ کی جاگیر عطا فرمائی۔ اور وہ کلام مجید اب بھی اس خاندان میں موجود ہے" (ٹریبیون پنجاب ۹ جولائی)

اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شری مہاراجہ صاحب کے دل میں فرقان حمید کی کس قدر عزت تھی۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ شری گورو گرنتھ صاحب فرقان حمید کے متعلق کہتا ہے ؎

دلانکا مالک کرے، پاک قران کتیب تے پاک

مہاراجہ صاحب کو مسلمانوں پر اعتماد

ان خوبیوں نے یقیناً مسلمانوں کو مہاراجہ صاحب کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ اور خود مہاراجہ صاحب کو بھی مسلمانوں پر غیر معمولی بھروسہ تھا۔ وزیر خارجہ تو مسلمان تھا ہی۔ ذرا مہاراجہ صاحب موصوف کا مسلمانوں پر اس سے بھی بڑھ کر بھروسہ اور اعتبار ملاحظہ فرمائیے۔

مہاراجہ صاحب کا کھانا حکیم بشن داس جو فقیر نورالدین صاحب کا معتبر خاص تھا پکایا کرتا تھا۔ پکنے کے بعد کھانے خاص ملازموں کو کھلائے جاتے تھے۔ جنہیں "چاکھے" کہا جاتا تھا۔ اور فقیر سید نورالدین صاحب اپنا اطمینان کر کے کل برتنوں پر جو ڈھکے ہوئے تھے اپنی مہر لگا دیتے تھے۔ خاصہ پیش ہونے پر مہاراج فقیر صاحب کی مہر کو دیکھ کر اسے تناول فرماتے تھے" (ٹریبیون پنجاب ۹ جولائی ۱۹۳۹ء)

اگر ہم لوگ چاہتے ہیں کہ ہندوستان کے بھلے دن آئیں۔ تو ہندو مسلمانوں اور سکھوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ مہاراجہ صاحب کی اس قابل تعریف ذہنیت کو اپنے اندر جذب کریں۔

وسعت قلبی اور رواداری ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جو باہمی امن خوش عقیدگی اور دوسرے پر اعتبار پیدا کر سکتی ہے۔ ذرا ہندو بھی غور فرمائیں۔ جب مسلمان خدا کی عبادت (نماز) میں مصروف ہوں۔ تو کیا ضروری ہے کہ اس وقت باجا بجاتے ہوئے گذرا جائے۔ عبادت بھی کس کی اس پرماتما کی جو سب کا سانجھا ہے۔ کیا آریہ صاحبان کے گرنتھوں میں یہ درج نہیں۔ کہ سندھیا کے لئے اکانت اور یکسوئی چاہیئے۔ سندھیا میں جس پرماتما کو یاد کیا جاتا ہے نماز میں بھی اسی خدا کی بھگتی کی جاتی ہے۔ اور جب سندھیا کے لئے یکسوئی کی ضرورت ہے تو نماز کے لئے کیوں نہیں۔

اذان کے متعلق مہاراجہ صاحب کا طریق عمل جو سکھ صاحبان کے لئے ہدایت کی راہ پیدا کرتا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ مہاراجہ صاحب کی برسی منانے کا حقیقی فائدہ اسی وقت پہونچ سکتا ہے۔ جب مہاراجہ صاحب کی بے تعصبانہ پالیسی اور ان کے بہترین طریق کار سے سبق حاصل کیا جائے۔ اگر آج سکھ صاحبان اپنے گاؤں میں مسلمانوں کے لئے اذان کے واسطے سہولتیں پیدا کر سکیں۔ تو یقیناً وہ مسلمانوں کو اپنا بہترین دوست پائیں گے۔ اور پھر اذان ہے کیا۔ کوئی گالی نہیں۔ بمب کا گولہ نہیں۔ صرف واہ گورو کی بھگتی کا بلاوا ہے۔ جس کا مطلب مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ واہ گورو کی بھگتی کے لئے آؤ۔ وہ "واہ گورو" جو سب سے بڑا ہے۔ اور جس کی بھگتی (عبادت) ہی مکش (فلاح) کا ذریعہ ہے۔ بتلائیے! کس خدا بھگت کو اس بانی (قول) سے اختلاف ہو سکتا ہے؟ خدا ایسے دوستوں کو اذان کے سمجھنے کی توفیق دے۔ تاکہ دو خدا پرست قومیں ایک دوسرے سے قریب ہو کر اس کی نعمت عظمےٰ سے مستفیض ہو سکیں۔

ضلع گورداسپور کی زمیندارہ جماعتوں کی توجہ کیلئے

ضروری اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت ضلع گورداسپور کی جماعتوں سے چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ کا مطالبہ کیا جا چکا ہے۔ جس کیلئے جماعتوں میں الگ تحریک بھی بھجوائی گئی ہے۔ اور اخبارات میں بھی اعلان ہو چکا ہے۔ لیکن ابھی تک جماعتوں نے چندہ جلسہ سالانہ کا غلہ بھجوانا شروع نہیں کیا۔ لہٰذا بذریعہ اعلان احباب اور عہدہ داران جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ کا غلہ فراہم شدہ جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اگر ابھی تک کسی جماعت نے چندہ جلسہ سالانہ کا چندہ فراہم نہ کیا ہو۔ تو جلد فراہم کر کے مرکز میں بھجوا دیا جائے۔

اسی طرح چندہ عام وغیرہ کا غلہ جو جمع کیا پڑا ہے۔ اس کو فروخت کر کے اس کی رقم جلد مرکز میں بھجوائی جائے۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کے روغنیات و عطریات کی ایجنسی لے کر آپ اپنی آمدنی میں معقول اضافہ کر سکتے ہیں (مینیجر)

تحریک جدید کے چندہ میں پانچ سال تک متواتر حصہ لینے والے مخلصین کی فہرست

(۳)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور ذیل کی فہرست دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شکریہ کے ساتھ شائع کی جارہی ہے جن احباب کے وعدوں میں کمی ہوئی اگر ان کو اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ تو جلد اپنی اس کمی کا ازالہ کر کے سابقون الاولون کی فہرست میں شامل ہوجائیں۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

نمبر شمار	اسماء گرامی	سال اول	سال دوم	سال سوم	سال چہارم	سال پنجم
۲۱۳	اہلیہ صاحبہ حافظ عبد السلام صاحب شملہ	۱۰	۱۲	۱۴	۱۵	۱۶
۲۱۴	بابو عبد الحمید صاحب "	۱۵	۱۶	۲۰	۲۰	۲۱/-
۲۱۵	مریم بی بی صاحبہ اہلیہ عبد الغفور صاحب	۵	۵/۴	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۲۱۶	غلام احمد صاحب گلکار سری نگر	۵	۵	۵	۵	۵/۴
۲۱۷	مستری حاکم الدین صاحب "	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۵/۴
۲۱۸	محمد رفیق صاحب کاشغر کشمیر	۵	۵/۸	۶	۵	۸/۸
۲۱۹	قاضی محمد یوسف صاحب سکھر	۱۰۰	۱۰۵	۱۱۰	۱۲۰	۱۳۱/-
۲۲۰	اہلیہ صاحبہ "	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۲۲۱	چوہدری غلام حیدر صاحب کوٹ احمدیاں	۱۰	۲۰	۴۰	۱۲	۲۰
۲۲۲	ملک احمد خان صاحب ڈرائیور جودھپور	۳۰	۳۵	۳۶	۳۲	۳۳
۲۲۳	منشی عبید اللہ صاحب مبارک آباد سٹیٹ	۵	۵/۲	۵/۳	۱۰/۴	۱۰/۵
۲۲۴	غلام احمد صاحب محمد آباد سٹیٹ	۱۰	۱۵	۲۰	۳۰	۳۶/-
۲۲۵	محمد اسحٰق صاحب جیکب آباد	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۱۰/۰
۲۲۶	منشی برکت علی صاحب کوئٹہ	۵	۲۱	۳۱	۲۵	۲۷/-
۲۲۷	سلطان محمود احمد صاحب جہٹ پٹ	۵	۶۰	۶۰	۴۲	۳۰
۲۲۸	ڈاکٹر محمد عبد الرشید صاحب موتی خیل	۵	۶	۷	۳۰	۳۵
۲۲۹	سیٹھ اللہ جوایا صاحب آگرہ	۱۰۰	۱۱۰	۱۱۵	۱۲۰	۱۲۵
۲۳۰	ڈپٹی فقیر اللہ صاحب میرٹھ چھاؤنی	۵۰	۶۰	۱۰۰	۱۰۵	۱۲۶
۲۳۱	بابو عبد الرشید صاحب بھنڈر بریلی	۵	۶	۷	۹	۷/-
۲۳۲	حاجی محمد نذیر صاحب شاہجہانپور	۳۰	۳۵	۵۵	۴۰	۴۲
۲۳۳	شیخ فضل حق صاحب گارڈ سہارنپور	۳۰	۳۶	۴۰	۳۰/۱	۳۰/۴
۲۳۴	سید صادق علی صاحب پنشنر قادیان	۱۰۰	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۵	۱۴۰
۲۳۵	قریشی عبد الشکور صاحب اجمیر	۳۰	۴۰	۵۰	۴۰	۳۶/-
۲۳۶	شیخ غلام جیلانی صاحب لاہور	۵۰	۶۰	۱۰۵	۵۰	۵۲/-
۲۳۷	ڈاکٹر محمد عمر صاحب مظفر نگر	۳۰۰	۳۰۱	۳۰۲	۳۰۳	۳۰۴
۲۳۸	منشی طفیل احمد صاحب جنڈ دہی	۵	۵/۸	۶	۶/۱	۶/۲
۲۳۹	مولوی محمد ظہیر الدین صاحب علی پور کھیڑہ	۱۰	۱۵	۲۵	۲۰	۲۱/۱۲
۲۴۰	مولوی علی احمد صاحب ایم اے بھاگلپور	۲۴۰	۲۵۰	۵۰	۵۰	۴۵/-
۲۴۱	سید محبوب عالم صاحب آرہ	۲۰	۳۰	۴۲	۳۶	۳۸/-
۲۴۲	بابو عبد الرزاق صاحب گونڈہ	۱۰	۱۲	۱۵	۲۰	۲۱/۴
۲۴۳	سلیمان خان صاحب بھنڈارا	۵	۵	۵	۵	۵
۲۴۴	حکیم محمد ابراہیم صاحب وینگورلہ بمبئی	۳۰	۴۵	۶۰	۳۰	۳۴
۲۴۵	والدہ واہلیہ صاحبہ "	۵	۶	۷	۵	۶
۲۴۶	لفٹننٹ چوہدری نظام الدین صاحب بنوں	۱۰۰	۱۰۲	۱۰۳	۱۰۵	۱۹۰/-
۲۴۷	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حیدرآباد دکن	۱۰۰	۱۲	۲۵	۱۰۰	۱۰۵
۲۴۸	محبوب علی صاحب "	۳	۴۰	۴۵	۶۰	۶۵
۲۴۹	سید محمد رحمت اللہ صاحب "	۳۰	۳۱	۳۲	۱۹	۱۲
۲۵۰	ہدایت علی صاحب "	۳	۵	۷	۵	۵
۲۵۱	دفعدار عبد الرحمٰن صاحب سکندرآباد	۵	۷	۱۰	۳۰	۳۲/-
۲۵۲	بابو احمد اللہ خان صاحب کوئٹہ	۱۰	۱۱۰	۱۱	۵۵	۶۰/
۲۵۳	شرف الدین صاحب جاورہ سٹیٹ	۵	۵/۸	۶	۶/۸	۷/-
۲۵۴	ایم۔ پی فخر الدین صاحب پنگاڈی	۱۰	۱۵	۲۰	۲۵	۳۰
۲۵۵	مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل	۶۰	۲۵	۵۰	۵۰	۵۱
۲۵۶	ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن	۱۲۰	۲۵۰	۳۰۰	۱۲۵	۱۳۰
۲۵۷	عطاء اللہ صاحب پنشنر مانڈلے	۱۰۰	۱۰۵	۱۱۰	۱۰۰	۵۰
۲۵۸	مولوی حیدر علی صاحب حیدرآباد دکن	۳۰	۳۵	۴۰	۱۰	۱۰
۲۵۹	اہلیہ صاحبہ " "	۳۰	۳۵	۴۰	۱۰	۱۰
۲۶۰	امۃ الحی بیگم صاحبہ "	۱۰۰	۱۲	۳۰	۱۰۰	۱۰۷
۲۶۱	سیٹھ محمد اعظم صاحب "	۳۰	۴۰	۶۰	۷۵	۸۰
۲۶۲	دختران محمد علی صاحب " "	۵	۱۰	۶	۵	۵
۲۶۳	حکیم عبد العزیز صاحب ہائی سکول قادیان	۲۰	۱۰	۱۵	۹	۸
۲۶۴	منشی خادم علی صاحب مل پور کھیوہ باجوہ سیالکوٹ	۵	۶	۱۰	۱۰/۱	۱۰/۸
۲۶۵	چوہدری کرم الدین صاحب مومن چکوال	۵	۶	۷	۵	۵/۱
۲۶۶	سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیر قادیان	۱۰	۲۰	۲۵	۲۶	۲۷
۲۶۷	ملک اللہ رکھا صاحب ولد کرم الٰہی صاحب سمبڑیال	۳۰	۱۰	۱۰	۳۵	۱۰
۲۶۸	میاں کریم بخش صاحب درزی گوجرانوالہ	۳۰	۵۰	۶۰	۳۰	۳۱
۲۶۹	مولوی عطا محمد صاحب شرقپور	۵	۱۰	۲۵	۲۰	۲۱
۲۷۰	حاجی غلام احمد خان صاحب کریام	۵۰	۵۲	۵۴	۵۴/۱۲	۵۵/-
۲۷۱	ماسٹر محمد الدین صاحب گوجرہ	۵	۷	۸	۵	۵/۴
۲۷۲	سید وزیر علی شاہ صاحب "	۱۵	۱۱	۱۲	۵	۵/۴
۲۷۳	خواجہ عبد الحق صاحب "	۵	۵/۴	۶	۶	۶/۴
۲۷۴	ڈاکٹر صوبیدار ظفر حسن صاحب بکلوہ	۱۰	۵۰	۷۵	۳۰	۳۵
۲۷۵	سیدہ جمیلہ خاتون صاحبہ بھوپال	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۸/۲
۲۷۶	میاں محمد الدین صاحب بھڈال سیالکوٹ	۵	۵/-/۲	۵/-/۶	۵/-	۱۴
۲۷۷	قاضی ڈاکٹر محمد منیر صاحب امرتسر	۳۰	۳۱	۴۰	۴۰	۴۱
۲۷۸	سید محمد یوسف شاہ صاحب بھمبلہ	۵	۵	۷	۶	۳
۲۷۹	مولوی امام الدین صاحب سیکھوانی قادیان	۱۰	۱۲	۲۰	۱۰	۱۰/۴
۲۸۰	چوہدری محمد علی صاحب چک ۵۹۱ ملتان	۵	۵/۴	۵/۸	۶	۶/۴
۲۸۱	" محمد حیات صاحب پنشنر پٹی	۳۰	۴۰	۶۰	۳۵	۳۶
۲۸۲	مولوی محمد عثمان صاحب ڈیرہ غازیخان	۱۰	۱۱	۱۵	۱۰	۱۲
۲۸۳	قاضی خلیل الرحمٰن صاحب گوپالپور بنگال	۳۰	۳۵	۱۰۰	۳۵	۵۰
۲۸۴	مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاکنڈ	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶
۲۸۵	مرزا صفدر جنگ صاحب ہمایوں کوٹ مومن	۵	۱۰	۵۰	۶۰	۶۶

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

نظام گورنمنٹ کی طرف سے نفاذ اصلاحات کا گزٹ

حیدر آباد دکن میں اصلاحات کے نفاذ کے سلسلہ میں مقرر کردہ کمیٹی کی سفارشات درج کی جا چکی ہیں۔ ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ حضور نظام نے ایک غیر معمولی گزٹ کے ذریعہ مجوزہ اصلاحات کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے۔ اس گزٹ میں یہ بھی درج ہے۔ کہ ریاستی باشندوں کے لئے ہی ریاستی ملازمتیں مخصوص سمجھی جائیں گی۔ کمیٹی نے سفارش کی تھی۔ کہ لوگوں کو جائز حد تک شہری آزادی بھی دی جائے۔ اس کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ سیاسی اور مذہبی جلسوں کے لئے قبل از وقت اجازت کے حصول کا قانون منسوخ کر دیا جائے۔ آئندہ ایسے جلسوں کی صرف اطلاع کافی ہوگی۔ لیکن اگر حکام متعلقہ بغاوت اشتعال اور منافرت انگیزی یا نقص امن کا خطرہ محسوس کریں۔ تو ایسے جلسوں جلوسوں یا دوسری تقاریب کو روک سکتے ہیں۔ اس امتناعی حکم کی اپیل ہائیکورٹ میں ہو سکیگی۔ نیز لکھا ہے۔ کہ تنظیم کے متعلق ریاست میں پہلے ہی کوئی پابندی نہیں۔ پریس کی آزادی کے متعلق تجویز کی گئی ہے۔ کہ برٹش انڈیا کے پریس ایکٹ کی طرز کا ایک پریس ریگولیشن ریاست میں بھی نافذ کر دیا جائے۔ لوکل باڈیز کی نمائندگی کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ ان میں منتخب اور نامزد ممبروں کی تعداد کا تناسب علی الترتیب پانچ اور تین ہو۔ چھاؤنیوں میں بھی لوکل باڈیز قائم کی جائیں گی۔ اس کے علاوہ پولٹیکل انجمنیں قائم کرنے کی بھی آزادی دے دی گئی ہے۔ آخر میں حضور نظام نے یہ امید ظاہر کی ہے۔ کہ حکام ریاست ان اصلاحات کو کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں گے۔ کیونکہ اس کامیابی کی سب سے زیادہ ذمہ واری ان پر ہے۔ ان کو چاہئیے۔ کہ اڈمنسٹریشن کے سلسلہ میں منتخب شدہ ممبروں سے مشورہ کر لیا کریں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ جس سپرٹ میں یہ گزٹ کیا جا رہا ہے اگر اسی سے اس پر عمل بھی کیا گیا۔ تو ریاست کی رفتار ترقی بہت بڑھ جائے گی۔ اور یہ اصلاحات مزید اصلاحات کے لئے کافی میدان تیار کر دیں گی۔ اس گزٹ کے بعد جب پریس رپورٹر نے ہندو مسلمان لیڈروں کی رائے اس کے متعلق معلوم کرنا چاہی۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ جب تک ہم اچھی طرح غور وخوض نہ کر لیں۔ کچھ نہیں کہہ سکتے۔ عام مسلمان اس کے خلاف ہیں۔ چنانچہ اس گزٹ کی اشاعت پر انہوں نے شہر میں ہڑتال کر دی اور سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ جلوس نکالا۔ اور سیاہ بیج بازوؤں پر لگائے۔

آریہ ستیہ آگرہ کے آٹھویں ڈکٹیٹر پنڈت ونائک راؤ نے ۱۹ جولائی کو بمبئی میں ایک پبلک تقریر کرتے ہوئے اظہار خیالات کیا۔ اور کہا کہ اصلاحات کا نفاذ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ ہماری شکایات درست تھیں۔ لیکن جب تک ریاست میں کامل مذہبی آزادی کا اعلان نہیں ہوتا۔ تحریک ستیہ آگرہ جاری رہے گی۔ شملہ کی خبر ہے۔ کہ آریہ ستیہ آگرہ کمیٹی کی کونسل آف ایکشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس اعلان سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے ۲۴ جولائی کو دہلی میں اجلاس منعقد کیا جائے۔

بنگال کے سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال

بنگال کے سیاسی قیدیوں نے گاندھی جی کے مشورہ کے باوجود تا حال ہڑتال بند نہیں کی۔ اس لئے گاندھی جی نے ایبٹ آباد سے ۱۹ جولائی کو ایک اور بیان شائع کر دیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ بنگال کے بعض سیاسی قیدیوں نے جو ہڑتال پر ہیں۔ مجھے خطوط لکھے ہیں اور بعض نے پبلک طور پر اپیل کی ہے۔ اس میں شبہ نہیں۔ کہ رائے عامہ ان لوگوں کی پشت پر ہے۔ لیکن میں ان سے یہی کہونگا۔ کہ وہ ضد سے باز آ جائیں اور رائے عامہ کی طاقت پر بھروسہ رکھیں۔ یہ سیاسی قیدی بہت بہادر لوگ ہیں۔ مگر بھوک ہڑتال بزدلانہ فعل ہے۔ جب تک کہ رائے عامہ حکومت پر دباؤ ڈالکر انہیں رہا نہیں کرا لیتی۔ انہیں قید وبند کے مصائب خندہ پیشانی سے برداشت کرنے چاہئیں۔ میں ان کی رہائی کے لئے کوشاں ہوں اور انہیں مجھ پر اعتماد کرنا چاہئیے۔ حکومت پر بھی ان لوگوں کی رہائی کے لئے زور دیا جا رہا ہے اور معلوم ہوا ہے۔ کہ سر ناظم الدین ہوم منسٹر اسی سلسلہ میں گورنر سے ملاقات کرنے کے لئے ڈھاکہ جا رہے ہیں۔ اور جو بات چیت ہوگی۔ اس سے کیبنٹ کو بذریعہ ٹیلیفون آگاہ کر دیں گے۔

۱۹۴۱ء میں فیڈرل سکیم کا نفاذ

شملہ سے ۱۹ جولائی کی اطلاع ہے۔ کہ گزشتہ ہفتہ والیان ریاست ہائے پنجاب اور حکومت کے نمائندوں کی جو کانفرنس ہوئی۔ اس میں ہدایات مسند نشینی کی شرائط کے متعلق بھی تصفیہ ہو گیا۔ اور نہ صرف پنجاب کے والیان ریاست بلکہ دوسرے بھی اس فیصلہ سے مطمئن ہو گئے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس بیان مسند نشینی کا جواب دینے کے لئے جو میعاد مقرر ہے۔ چانسلر ایوان والیان ریاست جام صاحب نوانگر کی وائسرائے سے ملاقات کے نتیجہ میں اس میں مزید تین ہفتہ کی توسیع کر دی جائے گی۔ اس عرصہ میں جواب مکمل ہو کر پہنچ جائیں گے۔ اور ان کے مطابق اگر حکومت کو کوئی ترامیم یا تبدیلی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں کرنی پڑے گی۔ تو اس کے لئے بیان ہدایات مسند نشینی کے دوبارہ اجرا کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ مگر مجوزہ ترمیمات ایک سپلیمنٹری مکتوب کے ذریعہ بہم پہنچا دی جائے گی۔ اور پھر والیان ریاست لکھ دیں گے۔ کہ ہمیں یہ سکیم منظور ہے۔ اس کامیابی کا سہرا موجودہ وائسرائے ہند کے سر ہوگا۔ جو والیان ریاست کے مطالبات سے ہمدردانہ دلچسپی رکھتے رہے ہیں۔ اب یہ امر قریباً یقینی نظر آتا ہے۔ کہ لارڈ لنلتھگو کے وائسرائیلٹی سے ریٹائر ہونے سے قبل یعنی ۱۹۴۱ء میں فیڈرل سکیم نافذ کر دی جائے گی والیان ریاست کی طرف سے مخالفت تو دور ہو گئی ہے۔ لیکن ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ کو کس طرح رضامند کیا جائے گا۔ جو دونو اس کی مخالفت کا اعلان کر چکی ہیں۔ اور جب تک وہ دونو رضامند نہ ہوں۔ اس کا نفاذ کس طرح ممکن ہوگا۔

تعلیم بالغان اور وزیر تعلیم پنجاب

پنجاب میں تعلیم بالغان کے سلسلہ میں آج کل وزیر تعلیم پنجاب مختلف مقامات کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور تقریروں کے ذریعہ خواندہ اشخاص کو اس طرف متوجہ کر رہے ہیں۔ کہ صوبہ سے ناخواندگی کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ آپ نے لاہور کے سنٹرل ماڈل سکول میں تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ یہ سکیم بہت کامیاب ہو رہی ہے۔ اور قیدیوں۔ زمینداروں۔ اور ناخواندہ ملازمین سرکار سب کو تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس کے متعلق میں نے مذہبی جماعتوں کو بھی لکھا ہے۔ کہ جہالت کو دور کرنے کے لئے حکومت کا ساتھ دیں۔ چنانچہ خاکساروں نے اس سلسلہ میں اپنی خدمات حکومت کے پیش کر دی ہیں۔ آپ نے سکولوں کے ٹیچروں سے اپیل کی۔ کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں۔ اور بغیر کسی معاوضہ کے کام کریں۔ آپ نے کہا۔ کہ میں اس وقت ایک بھکاری کی حیثیت میں آپ صاحبان کے سامنے کھڑا ہوں۔ اور یہ بھیک مانگتا ہوں۔ کہ اس کام میں میری مدد کریں۔ تعلیم بالغان کے سلسلہ میں جائز و ناجائز تمام ذرائع استعمال کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں یہ نہیں چاہتا۔ کہ پنجاب میں کوئی ایک شخص بھی ان پڑھ نظر آئے۔ میں اس امر کی وضاحت بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ یہ کوئی سیاسی تحریک نہیں۔ بلکہ خالص تعلیمی سکیم ہے۔ اس لئے اس کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمیاں پیدا نہیں ہونی چاہئیں ؛؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah